© rasailojaraid.com

آجکل کی عریانی) کو ثقافت اور تہذیب کا لازمہ مان لیا گیا ہے اور دوسری قوموں کے ساتھ مسلمان بھی اس رو میں بہتے جا رہے ہیں۔ کیا مسلمان جیسی پست ماندہ قوم کو جس کو تعمیرِ ملّت کے ہزاروں کام کرنے ہیں، موسیقی جیسی چیزوں میں الجھانا اور نہ صرف اس کے جواز پر بلکہ استحسان پر وعظ کرنا کسی طرح بھی ملّی امانت و دیانت اور قومی غیرت و حمیت کا تقاضا ہو سکتا ہے۔ مولانا کی نظر سے اقبال کا یہ شعر ضرور گذرا ہوگا۔

یہ زور دست و ضربتِ کاری کا ہے مقام
میدانِ جنگ میں نہ طلب کر نوائے چنگ

پھر ان کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ فقہاء کے یہاں ایک مستقل اصول "سد الباب الذرائع" ہے ان سب چیزوں کے پیشِ نظر انھیں سوچنا چاہیے کہ اس وقت اسلامی اور ملّی و قومی مصلحت کا تقاضا کیا ہے؟ موسیقی کی اس شدومد کے ساتھ حمایت کرنا یا "طاؤس و رباب" کے بجائے "شمشیر و سنان اوّل" کا سبق پڑھانا۔

چار مقالے از جناب محمد فضل الرحمٰن صاحب مرحوم تقطیع خورد ضخامت ۱۳۲ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت درج نہیں مطبوعہ لیبل لیتھو پریس۔ ارمنہ روڈ۔ پٹنہ ۴

محمد فضل الرحمٰن صاحب پروفیسر کلیم الدین احمد کے ساتھیوں میں بڑے لائق و قابل اور فاضل شخص تھے۔ موصوف اگرچہ انگریزی ادب کے آدمی تھے لیکن اردو کا بھی بہت لطیف اور ستھرا ذوق رکھتے تھے۔ یہ کتاب انھیں کے چند مضامین کا مجموعہ ہے جو ان کی وفات کے بعد شائع ہوا ہے۔ اس میں پہلا مضمون "مقدمہ" ہے جو کلیم الدین احمد صاحب کی مشہور و معروف کتاب کے مقدمہ کے طور پر لکھا گیا تھا۔ اس کے بعد زبان کی تاریخ۔ "فلسفۂ برگسو" اور روایات تین مقالات ہیں جو سب کے سب بے حد پُر مغز اور بصیرت افروز ہیں۔ شروع میں پروفیسر سید حسن صاحب نے "تعارف" کے نام سے اور پھر ڈاکٹر کلیم الدین احمد نے "پیش لفظ" کے عنوان سے مرحوم کی شخصیت اور ان کے علم و فضل سے متعلق اپنے تاثرات لکھے ہیں۔ اردو زبان و ادب کے ہر طالب علم کو ان مضامین کا

© rasailojaraid.com